السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں پر سال یعنی عیسوی سال کے ابتدا میں ہماری فیکٹری کے مالک ایک فروٹ کیک لاتے ہیں اور اس میں یہاں کی کرنسی کا ایک سکہ ہوتا ہے اور اسے اتنے حصوں میں کاٹتے ہیں جتنے ملازم کام کرتے ہیں اور اس پر سب سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نام، پھر مریم علیہا السلام کا نام یا سلام اللہ علیہ، پھر مالک اپنے دو بھائیوں کے نام، پھر بالترتیب سینئر سے جونیئر ملازمین کے نام ایک صفحہ پر لکھ لیتے ہیں۔ پھر اس فروٹ کیک جو کہ اچھا سال گزرنے کے لیے کاٹتے ہیں اس کو گھماتے ہیں۔ اصل مقصد کیک کاٹنے کا یہ ہوتا ہے کہ جو سال شروع ہوا ہے وہ اچھا گزرے، پھر ٹوٹل جو نام ہوتے ہیں اتنے ہی کیک کے حصے کر لیتے ہیں، پھر بالترتیب کاٹنا شروع کر دیتے ہیں اور جس کے نام سے کیک کے حصے سے سکہ نکلتا ہے اسے خوشی سے پاکستانی کرنسی میں 16000، سولہ ہزار روپیہ ملتا ہے، اس کام میں ملازمین کا کچھ خرچ نہیں ہوتا ہے۔ کیا یہ رقم لینا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو طریقہ آپ نے تفصیل سے لکھا وہ از قسم تمیمہ ہے۔ (۱) جو شرعاً ناجائز ہے۔ البتہ اس فروٹ کیک والی رسم کے بغیر بذریعہ قرعہ اندازی فیکٹری والے ملازمین کو پیسے دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خلاف شرع کوئی چیز شامل نہ ہو۔

۱ : . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : «مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ»

''جس نے کوئی تمیمہ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے سیپ باندھی اللہ تعالیٰ اسے بھی آرام اور سکون نہ دے۔'' [مسند احمد : ۴ ۱۵۴]

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

«مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ»

''جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔'' [مسند احمد : ۴ ۱۵۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : ''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان سے کہہ دیجئے تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اللہ کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو کیا وہ اس نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا مجھ پر اللہ مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیجیے مجھے تو اللہ ہی کافی ہے، بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص